69934-حج اور عمرہ کی نیت سے بغیر احرام میقات تجاوز کرنا

سوال

موسم حج میں میری ڈیوٹی بطور ڈاکٹر لگی، مکہ داخل ہوتے وقت نہ تو میں عمرہ کر سکتا ہوں اور نہ ہی احرام باندھ سکتا ہوں مجھے کیا کرنا ہوگا، کیونکہ ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد میرے پاس دو دن ہونگے، اور میں واپس جانے سے قبل عمرہ کی ادائیگی کرنا چاہتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر آپ اس سفر میں عمرہ کرنے کا یقینی ارادہ نہیں رکھتے تو پھر آپ کو میقات سے احرام باندھنا لازم نہیں، اور اگر بعد میں آپ عمرہ کرنا چاہیں تو آپ حرم کی حدود سے باہر جا کر مثلا تنعیم وغیرہ احرام باندھ کر عمرہ کرلیں.

لیکن اگر آپ اس سفر میں عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو پھر آپ کے لیے میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ، اور اہل نجد کے لیے قرن منازل، اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر کیا، اور فرمایا : یہ تو ان کے لیے ہیں، اور جو بھی اس کے رہنے والوں کے علاوہ ان کے پاس سے گزرے اور وہ حج اور عمرہ کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے بھی یہ میقات ہیں، اور جو ان کے اندر ہیں تو اس کے احرام کی جگہ اس کی رہائش ہے، اور اسی طرح حتی کہ اہل مکہ مکہ سے ہی احرام باندھیں گے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1454) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181)

چنانچہ جو شخص بھی حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوئے ان میقات سے گزرے اس یہاں سے احرام باندھنا واجب ہے، اور اگر وہ ان میقات کے اندر رہائش پذیر ہو تو وہ اپنی جگہ سے ہی احرام باندھے گا، اور اگر مکہ میں رہتا ہو تو حج کے لیے اپنی جگہ سے ہی اور عمرہ کے لیے حرم کی حدود سے باہر حل مثلا تنعیم یا عرفات میں کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے :

"جب انہوں نے حج کے بعد عمرہ کرنا چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ وہ انہیں حل کی طرف لے جائیں تاکہ وہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں"

متفق علیہ.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (32845) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

اور اگر حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے ان میقات سے بغیر احرام کی نیت کیے ہی گزر جائے تو اسے اس میقات پر واپس جانا لازمی ہے جہاں سے وہ گزرا تھا تاکہ وہاں سے احرام باندھ سکے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ اپنی جگہ سے ہی احرام باندھتا ہے تو جمہور علماء کرام کے ہاں اسے ایک بکری ذبح کر کے حرم کے فقراء میں تقسیم کرنا ہوگی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر کوئی شخص موسم حج میں ملازمت کے لیے مکہ جائے اور ان کی رہائش مکہ سے باہر ہو اور انہوں نے میقات سے احرام نہ باندھا ہو تو وہ کہاں سے احرام باندھیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"جب تم وہاں کام کی غرض سے گئے ہو تو حج یا عمرہ کا احرام میقات کے اندر اپنی جگہ سے ہی باندھیں؛ کیونکہ وہ ملازمت اور کام کی نیت سے وہاں گیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میقات کے ذکر میں فرمان ہے :

"اور جو کوئی ان میقات کے اندر رہو اس کے احرام کی جگہ وہی ہے جہاں وہ رہتا ہے، حتی کہ اہل مکہ مکہ سے"

لیکن آپ میں سے میقات سے گزرتے وقت جو شخص حج یا عمرہ کرنے کا عزم رکھتا تھا اور اس نے میقات سے احرام نہیں باندھا تو اسے اس میقات پر واپس جانا چاہیے تاکہ وہ وہاں سے احرام باندھ سکے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کرتے وقت فرمایا تھا :

"یہ میقات ان کے لیے ہیں اور جو یہاں کے رہنے والوں کے علاوہ دوسرے یہاں سے گزریں اور ان کا حج یا عمرہ کا ارادہ ہو ان کے لیے بھی میقات ہیں" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (140/11).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"بغیر احرام میقات تجاوز کرنے والا دو حالتوں سے خالی نہیں :

یا تو وہ اس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے، تو اس وقت اسے اس میقات پر واپس جانا لازمی ہے تاکہ وہاں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ سکے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس نے واجبات میں سے ایک واجب ترک کیا ہے اس بنا پر اہل علم کے ہاں اس کے ذمہ فدیہ اور دم لازم آتا ہے وہ ذبح کرکے مکہ کے فقراء میں تقسیم کرے.

اور اگر اس نے میقات تجاوز کیا تو اس کی نیت نہ تو عمرہ کرنے کی تھی اور نہ ہی حج کی تو اس حالت میں اس پر کچھ لازم نہیں آتا" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (21) سوال نمبر (341).

واللہ اعلم.